خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

منگل یکم۔ ستمبر 1998ء

روزنامہ
الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

منگل یکم۔ ستمبر 1998ء 9 جمادی الاول 1419ھ۔ یکم۔ تبوک 1377ہش جلد 48-83 نمبر 191

امانت داری

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَۃَ لَہٗ وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَا عَھْدَ لَہٗ

(مسند احمد بن حنبل جلد 3 صفحہ 154)

جس کو امانت کی ادائیگی کا احساس نہیں اس کا کوئی ایمان نہیں۔ اور جس میں ایفائے عہد کا خلق نہیں اس کا کوئی دین نہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امانت کے متعلق جماعت کو بار بار سمجھانے اور یاددہانی کرانے کی ضرورت ہے

ادائیگی امانت اور ایفائے عہد لازم و ملزوم اور دین کا خلاصہ ہیں

امانت کی اہمیت کو سمجھیں تو ساری دنیا کا معاشرہ سنور جائے گا

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 28۔ اگست 1998ء کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

ہمبرگ۔ جرمنی: 28۔ اگست 1998ء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ آج یہاں بیت الرشید میں پڑھائی اور نماز سے قبل خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے امانت و دیانت اور سچائی کے موضوع پر روشنی ڈالی حضرت صاحب کا یہ خطبہ اگلے روز 29۔ اگست کو پاکستان کے وقت کے مطابق شام چھ بجکر دس منٹ پر ٹیلی کاسٹ ہوا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی پاک ﷺ کی احادیث کے حوالے سے امانت کا مضمون بیان فرمایا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ ایک شخص کے دل میں جھوٹ اور سچ جمع نہیں ہو سکتا۔ اور جو امانتدار ہو اس کے دل میں خیانت جمع نہیں ہو سکتی۔ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ادائیگی امانت اور ایفائے عہد لازم و ملزوم ہیں اور دین کا خلاصہ ہیں۔ فرمایا سچا بننے کی کوشش کرو یہ بہت مشکل کام ہے اس کے لئے بہت محنت کی ضرورت ہے اور نفس کے تجزیے کی بہت ضرورت ہے۔ جو شخص ہر لمحہ باشعور بیداری کے ساتھ اپنے آپ کو پرکھتا رہے گا وہ اپنے آپ پہچان لے گا۔ اور اسی کا نام عرفان ہے۔ اگر کوئی اپنا عرفان حاصل نہیں کر سکتا تو اللہ کا عرفان بھی حاصل نہیں کر سکتا۔

حضور نے فرمایا کہ میری زندگی ہر روز اسی تجربے اور تجزیے میں گذرتی ہے۔ میں بھی روزانہ اپنی باتوں کا تجزیہ کرتا ہوں اور اسی راہ کا مسافر ہوں اس لحاظ سے آپ میں اور مجھ میں کوئی فرق نہیں فرق صرف اتنا ہے کہ کوئی ذرا آگے نکل گیا اور کوئی ابھی پیچھے ہے۔

حضرت صاحب نے متعدد احادیث کے حوالے سے امانت اور دیانت کے مضمون کو واضح فرمایا۔ اور فرمایا کہ جھوٹے کو یہ توفیق نہیں مل سکتی کہ وہ نماز، سچائی، پاکدامنی، عہد پورا کرنے اور امانتیں ادا کرنے کا حکم دے۔ نبوت کی صفات میں ایک بنیادی صفت امانت ہے۔ اور [illegible] اصل نبوت کی پہچان ہے۔

احادیث نبوی ﷺ کے حوالے سے حضرت صاحب نے فرمایا کہ جس سے مشورہ کیا جائے وہ امین ہوتا ہے۔ بعض دفعہ مشورہ میں اچھی بات کو شامل کرنا بددیانتی ہے۔ یہ بات عجیب لگتی ہے لیکن آنحضرت ﷺ کی نصیحتوں میں گہرے راز ہوتے ہیں۔ مثلاً اگر میں کسی سے راستہ پوچھوں تو وہ اپنے مشورے میں یہ نیک نیتی شامل کرے کہ ایسا راستہ بتائے کہ جس میں اس کا اپنا گھر بھی آتا ہو اور اس طرح وہ کوشش کرے کہ حضرت صاحب میرے گھر بھی تشریف لے آئیں۔ یہ مشورہ نیت کے نیک ہونے کے باوجود دیانت کے معیار پر پورا نہیں اترتا۔

حضرت صاحب نے فرمایا ملاقاتوں میں مجھے آئے دن ایسی باتوں سے واسطہ پڑتا رہتا ہے۔ اور یہ اندازہ ہوتا ہے کہ جماعت میں ابھی خیانت کرنے والے لوگ موجود ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے امانت و دیانت پر اتنا زور دیا ہے کہ اگر اس پر عمل کیا جائے تو سارا معاشرہ سنور سکتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اللہ کے فضل سے ہم وہ جماعت ہیں کہ جس کے بارے میں امکانات روشن ہیں کہ ہم دنیا کو آنحضرت ﷺ کے فرمودات کے مطابق وہ نظام سکھا سکیں جس پر اعتماد کیا جا سکتا ہے۔ اگر شروع میں ہی اعتماد بحال نہ ہو تو ساری عمر اعتماد بحال نہیں ہو سکتا۔ روزمرہ زندگی میں جن دھوکوں سے انسان کو واسطہ پڑتا ہے ان کے جواب میں بھی دھوکا نہ دیں آنحضرت ﷺ نے کبھی کسی مخالف سے بھی خیانت نہیں کی۔

امانت کے باریک پہلو بتاتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا کہ مجلس میں جو آخری بات کہی جائے اسی کو آگے بیان کرے اور جتنی بات سمجھائی گئی اتنی ہی بات آگے بیان کرنے کا حق ہے۔ سوائے تین مجالس کے ایک یہ کہ جس میں ناحق خون بہانے کا مشورہ ہو رہا ہو۔ دوسرے یہ کہ بدکاری کا کوئی منصوبہ بن رہا ہو اور تیسرے یہ کہ مال کو ناحق دبانے کا مشورہ ہو رہا ہے۔ ایسی صورت میں یا تو مجلس سے پہلے ہی اٹھ جاؤ ورنہ چاہے جان کی قربانی دینی پڑے۔ تب بھی متعلقہ ذمہ دار لوگوں تک پہنچاؤ۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا آغاز سے ہی اگر آنحضرت ﷺ کی نصیحت کو یاد رکھا جاتا اور اسی ایک حدیث پر ہی عمل کیا جاتا تو تمام ممالک کے معاشروں کو درست کیا جا سکتا تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے فرمایا کہ امید ہے کہ جرمنی سے مجھے مزید ایسی بددیانتی کی شکایات نہیں ملیں گی۔ امیر صاحب جرمنی کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس پر نظر رکھیں۔

امانت کی واپسی

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں۔

"ایک شخص کا کوئی بہت پیارا مر گیا۔ وہ بہت مضطرب تھا۔ ایک دوست نے اسے آکر ایک کہانی سنائی کہ ایک شخص نے کسی کے پاس جواہرات امانت رکھے تھوڑے دن بعد جب وہ واپس لینے کو آیا تو اس نے رونا چیخنا چلانا شروع کر دیا۔ اس پر وہ شخص بولا جس کا بہت پیارا مر گیا تھا۔ کہ پھر تو وہ بڑا ہی بے وقوف تھا جو امانت کو واپس دیتے ہوئے روتا ہے۔ جب اس کے منہ سے یہ بات نکلی تو اس کے دوست نے کہا آپ اپنی طرف نگاہ کریں۔ لڑکے بھی آپ کے خدا کی امانت تھے۔ اگر خدا نے واپس لے لئے تو پھر جزع فزع کا کیا مقام ہے۔ اگر خدا باوجود اس کا مالک اس کا بادشاہ اور اس کا خالق و رب ہونے کے کوئی چیز لے لیتا ہے تو غم کی بات نہیں کیونکہ ہم نے بھی اس کے حضور جانا ہے۔"

(حقائق الفرقان جلد اول ص 270-271)

مکرم چوہدری علیم الدین صاحب وفات پا گئے

○ یہ خبر بے حد حزن و اندوہ کے ساتھ دی جا رہی ہے کہ مکرم چوہدری محمد علیم الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد مورخہ 30-8-98 پاکستانی وقت کے مطابق ساڑھے سات بجے شام امریکہ میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ مرحوم بفضلہ تعالیٰ موصی تھے میت وطن پہنچنے کی اطلاع سے بعد میں مطلع کیا جائے گا احباب کی خدمت میں آپ کی بلندی درجات اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق ملنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مرحوم کے والد ماجد مکرم محمد عزیز الدین صاحب اور دادا جان مکرم مولوی محمد وزیر الدین صاحب حضرت بانی سلسلہ کے رفقاء میں شامل تھے۔

موصیان کرام

○ بعض موصیان جائیداد فروخت کرنے کے بعد حصہ جائیداد لیٹ ادا کرتے ہیں جو درست نہیں اور خلاف قاعدہ ہے۔ فروخت شدہ جائیداد کا حصہ جائیداد فوری ادا کرنا ہو گا۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

داڑھی رکھنا ہمارے اندرونی اخلاق کی حفاظت کے لئے ضروری ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اہم ارشاد

فرمودہ 17- مئی 1998ء بر موقعہ سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی

"میں امیر صاحب نے انگریزی میں مخاطب تھا کیونکہ یہ اردو نہیں جانتے مگر یہ پیغام ایسا ہے امیر صاحب نے مجھے یاد کرایا ہے کہ جو باتیں انگریزی میں ہوئی ہیں۔ لازماً اردو بولنے والوں کے لئے اردو میں اس کا ترجمہ ضروری ہے۔ میں نے پہلے تو اس بات پر اپنی خفگی کا اظہار کیا کہ میں بارہا یہ کہہ چکا ہوں کہ مجلس انصار اللہ کے سٹیج سے یا کسی بھی ایسی سٹیج سے جس پر میں بھی بیٹھا ہوا ہوں کوئی احمدی جو بغیر داڑھی کے ہے وہ نہ تلاوت کرے گا نہ نظم پڑھے گا اور اس چیز پر سختی سے انگلینڈ میں عمل ہوتا ہے۔ کئی ایسے اچھی آواز والے جن کی داڑھی نہیں تھی پروگرام میں ان کا نام تھا مگر میں نے Cancel کر دیا۔ اور پھر وہ دوسری دفعہ آئے اگلے سال تو داڑھی رکھی ہوئی تھی۔ یہ چیز ہمارے اندرونی اخلاق کی حفاظت کے لئے ضروری ہے۔ داڑھی ایک سنت ہے اور ہم اس طرح اس کے ساتھ سلوک نہیں کر سکتے کہ جس طرح ہو یا نہ ہو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ انصار اللہ کی عمر میں پہنچ کے جبکہ داڑھیاں بڑھنی ضروری ہیں وہ لوگ جن کی چھوٹی چھوٹی داڑھیاں ہوا کرتی تھیں۔ انصار میں گئے تو پوری داڑھیاں رکھ لیں۔ اس کے برعکس منظر ہو کہ جوانی میں تو تھوڑی بہت توفیق ہو اور انصار میں داخل ہو کر سب کچھ مونڈ دو۔ ہماری سٹیج کو ساری دنیا میں لوگ دیکھتے ہیں اور یہ نمونہ صرف احمدی انصار اللہ کے لئے نہیں بلکہ غیر احمدیوں کے سامنے بھی ہوتا ہے۔ اور وہ جائز اعتراض کریں گے کہ یہ جو سنت کے علمبردار بنے پھرتے ہیں ان کے سٹیج دیکھو کہ کس طرح کے لوگ ان میں شامل ہوتے ہیں اس لئے یہ نہایت ہی نامناسب حرکت ہوئی ہے میرے نزدیک تو آئندہ سے کوئی بھی کسی مقابلے میں شامل ہی نہ ہو یعنی علمی مقابلہ جات میں۔ جن کی داڑھی نہ ہو۔ ان کو رد کر دیا کریں۔ گھٹیا آوازیں بہتر ہیں اس سے کہ گھٹیا چہرہ ہو۔ اس لئے ان سب کو آئندہ رد کیا جائے گا کسی مقابلے میں وہ انصار اللہ کے شامل نہیں ہوں گے جو بغیر داڑھی کے ہوں۔ اور جہاں تک خدام الاحمدیہ کا تعلق ہے۔ وہاں بھی سٹیج پر بے داڑھی والا نہ تلاوت کرے گا نہ نظم پڑھے گا۔ سمجھ گئے ہیں اچھی طرح۔ آئندہ سے اس بات کی حفاظت کریں۔ یہ رجحان بڑھتا جا رہا ہے۔ کہ داڑھی کو لوگ ترک کر رہے ہیں۔ اور یہ جائز بات نہیں۔ اس کے برعکس بعض غیر احمدی مسلمان داڑھی کے معاملے میں ضرورت سے بھی زیادہ سختی کرتے ہیں مگر چہرہ سجا تو ہوا ہوتا ہے داڑھی سے۔ احمدیوں نے یہاں خاص طور پر جرمنی میں تو اپنا شعار ہی بنا لیا ہے۔ کہ داڑھی مونڈو تو پھر احمدی دکھائی دو گے۔ یہ ناقابل برداشت بات ہے۔ آئندہ سے امیر صاحب اور صدر صاحب انصار اللہ اور صدر خدام الاحمدیہ ان باتوں کا خیال رکھیں گے۔

☆......☆......☆......☆

عبدالمالک۔ نمائندہ الفضل۔ لاہور

حسنِ تربیت

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے۔

"مجلس انصار اللہ کے سٹیج پر یا کسی ایسی سٹیج سے جس میں میں ہوں بغیر داڑھی والا نہ تو تلاوت کرے اور نہ نظم پڑھے گا........ یہ بات ہمارے اندرونی اخلاق کے حوالے سے ضروری ہے"

جب خاکسار نے حضور کا یہ ارشاد پڑھا تو مجھے ایک واقعہ یاد آ گیا جو احباب کے لئے یقیناً مفید ہو گا۔ واقعہ یہ ہے کہ

مکرم و محترم ملک منور احمد جاوید صاحب حال نائب ناظر دار الضیافت صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ جو اس وقت قائد ضلع یا قائد علاقہ لاہور تھے نے اپنی مجلس عاملہ کے اراکین کی حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب سے ملاقات کروائی جو ان کی کوٹھی واقع نمبر 93 خورشید عالم روڈ لاہور چھاؤنی میں ہوئی۔ مصافحہ ہوا اور ارشاد پر بیٹھ گئے۔ ایک رکن عاملہ نے سوال کیا کہ

آپ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفیق ہیں آپ انکا کوئی واقعہ سنائیں جس کے آپ چشم دید گواہ ہوں اس پر آپ نے فرمایا۔

میری عمر چھوٹی تھی اندرون خانہ بھی چلا جاتا تھا مگر سارے وقت یہاں تک کہ حضور کی وفات ہو گئی میں نے گھر میں بھی حضور کو کبھی ننگے سر نہیں دیکھا آپ نوجوان کیوں ننگے سر پھرتے ہو۔

اور پھر فرمایا

آپ داڑھی کیوں نہیں رکھتے یہ سنت بھی ہے اور اس وردی کا حصہ ہے جس فوج کے آپ سپاہی ہیں اس پر ایک نوجوان نے سوال کیا۔

چوہدری صاحب کیا داڑھی میں ہی (دین حق) ہے جس پر آپ نے فرمایا۔

نہیں مگر (دین حق) میں داڑھی ہے۔

یہ انداز بیان اس قدر پیارا تھا کہ اس وقت بہت سے اراکین عاملہ نے اس نصیحت پر عمل کیا اور داڑھی رکھ لی۔

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد، مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ، مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ | قیمت 2-50 روپے

رنگ پھولوں کا پُر اَفشاں ہے نہ جانے کیا ہو
زَد میں شعلوں کی گلستاں ہے نہ جانے کیا ہو

ہر گلی شہر کی ویراں ہے نہ جانے کیا ہو
اور جنگل میں چراغاں ہے نہ جانے کیا ہو

ایک بے نام خلش سینے میں ہر آن ہے کیوں
دل بہت دن سے پریشاں ہے نہ جانے کیا ہو

دامنِ دل کی جو کرتا تھا کبھی بخیہ گری
وہ بھی اب چاک گریباں ہے نہ جانے کیا ہو

لوگ پھرتے ہیں یہاں طنز کے نشتر لے کر
جسمِ ہر راز کا عُریاں ہے نہ جانے کیا ہو

کافرِ عشق کدھر جائیں کھڑے سوچتے ہیں
شہر کا شہر مسلماں ہے' نہ جانے کیا ہو

جسم اک پھُول ہے اور زیست ہے اُڑتا ہوا رنگ
ہر نفس بُوئے پریشاں ہے نہ جانے کیا ہو

شب کے صحرا میں سفر کرتے ہوئے ڈرتا ہوں
اس میں لُٹ جانے کا امکاں ہے نہ جانے کیا ہو

شہر بے داری سے بھاگا تھا سکوں پانے کو
نیند کا گاؤں بھی ویراں ہے نہ جانے کیا ہو

لوگ پہنانے چلے پائے نظر کو زنجیر
دل کو جب دید کا اَرماں ہے نہ جانے کیا ہو

اب نہ وہ ہمہمے باقی نہ تمنّا ثاقِب
شہرِ دل- شہرِ خموشاں ہے نہ جانے کیا ہو

ثاقب زیروی

خلافت لائبریری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبرکات

دعا کی برکات-ذاتی تجربات

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب

اپنے فن یعنی شفائے امراض کی لائن میں تو میں نے اس قدر عجائبات خدا تعالیٰ کے فضلوں اور دعا کی قبولیتوں کے دیکھے ہیں کہ کوئی شمار و حساب نہیں۔ مثلاً ڈاکٹروں کی دلچسپی کے لئے لکھتا ہوں کہ ایک دفعہ حضرت مولوی عبدالقادر صاحب مرحوم کی آنکھیں میں نے بنائیں اور دونوں ایک ہی دفعہ چوتھے دن پٹی کھولنے پر دیکھا تو دونوں آنکھوں میں سخت Plastic Iritis یعنی اندرونی پردوں میں سوزش اور ورم تھا بلکہ دونوں Ant Chambers اس طرح بھرے ہوئے تھے۔ جیسے پیپ سے بھرے ہوئے ہیں۔ مجھے مرحوم کے ساتھ بہت انس تھا اس لئے بہت بے قرار ہوا۔ حضرت صاحب کے گوش گزار کر کے دعا کے لئے عرض کیا۔ اور حضرت اماں جان سے بھی۔ نیز خود بھی بہت دعا کی۔ چنانچہ دیکھتے دیکھتے چند دنوں میں ہی بلکہ ایک ہفتہ کے اندر دونوں آنکھیں بالکل صاف ہو گئیں۔ اور جیسا کہ عموماً قاعدہ ہے پیچھے بھی اس مرض کے کوئی نشان یا آثار باقی نہ رہے۔ اور وہ دونوں آنکھوں سے بالکل چنگے بھلے ہو گئے۔ ورنہ اس طرح سخت قسم کے Double Plastic Iritis کا جو اتنے جلدی اپریشن کے بعد پیدا ہوا ہو۔ اس طرح کامل طور پر صاف ہو جانا کہ گویا کہ کوئی بیماری ہی نہیں ہوئی۔ اور دونوں آنکھوں کا اس طرح بچ جانا میرے علم میں کبھی نہیں آیا۔ بلکہ لوگوں کو اندھا ہوتے ہی دیکھا ہے غرض ناامید بیماروں کی شفا کے نمونے بیان کرنے لگوں۔ تو یہ مضمون الف لیلہ ہی بن جائے۔

اور سنو 1905ء میں میں ملازم ہوا اور ملازم ہوتے ہی تین ماہ کے اندر اتنا مقروض ہو گیا۔ کہ اس سے مجھے سخت تکلیف محسوس ہوئی اور اتنی پریشانی بڑھی کہ آخر میں نے دعا کی کہ یا اللہ مجھے کبھی قرض کی بلا میں نہ پھنسائیو اور پھر اسی وقت یقین آگیا کہ اب یہ منظور ہو گئی۔ اب تیس سال کے بعد میں اس بات کے اظہار میں کوئی حرج نہیں دیکھتا کہ میں یہ بیان کروں کہ پھر کبھی مجھ پر کسی قسم کا قرضہ نہیں چڑھا اور میں ان تیس سال کی ہر رات قرضے کی طرف سے اس آرام اور بے فکری کی نیند سویا ہوں کہ میرا دل ہی اس احسان الٰہی کی قدر کر سکتا ہے۔ جب میں لوگوں کو قرضہ کی تکالیف اور وعدوں پر ان کی ادائیگی کے لئے اضطراب کو دیکھتا ہوں تو ہزار نعمتوں کی ایک نعمت اسے پاتا ہوں۔ اور ہمیشہ دیکھتا ہوں کہ اگر میں کسی دن مر جاؤں تو انشاء اللہ کسی کا مقروض نہیں مروں گا اور اگر دست گرداں شائد کسی کا کچھ روپیہ دینا بھی ہو تو وہ اس کے فضل سے گھر میں موجود ہو گا۔ اور آئندہ کی بات معلوم نہیں۔ اور خدا کا علم سب علموں پر غالب ہے اور اس کا امر اس کے علم پر غالب ہے۔ اور وہ خود اپنے امر پر بھی غالب ہے۔ بات میں سے بات نکل آتی ہے۔ اس بے فکری کی نیند پر مجھے یاد آیا کہ ایک اور وجہ بھی بے فکری کی نیند کی ہے۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک دفعہ اپنے لیکچر میں بیان کی تھی۔ وہ یہ کہ جب انسان سونے کے لئے لیٹے تو اس وقت تمام لوگوں کے قصور معاف کر کے سوئے۔ میں اس وقت سے اس پر عامل ہوں اور دل ہی میں نہیں بلکہ زبان سے ایسے الفاظ ادا کر کے سوتا ہوں کہ میرے ذمہ کسی کا قصور نہیں خداوند تو گواہ رہیو کہ میں نے جو قصور کسی کا میری ذات کے متعلق تھا وہ معاف کر دیا۔ سو اس دن سے عجب راحت سوتے وقت اور عجب معافیاں اپنے گناہوں اور غفلتوں کی اس رب العزت کی طرف سے پاتا ہوں۔

بعض چھوٹے چھوٹے واقعات قبولیت دعا کے بڑے مزیدار ہیں۔ مثلاً ایک لمبا سفر رات کا پیش آگیا۔ میں دائم المریض، ساری رات کا سفر اور جاڑے کا موسم۔ برتھ ریزرو کرانے کا موقع نہیں ملا۔ دعا کی ٹکٹ لیا۔ سوار ہوئے، تمام برتھ ریزرو شدہ پائے۔ آدھ گھنٹہ پہلے سب مسافر اوپر نیچے اپنے برتھوں پر دراز اور ہم ہیں کہ ڈبہ کے دروازے میں اس کے فضل کے انتظار میں کھڑے ہیں اتنے میں ایک شخص پانچ منٹ ٹرین کی روانگی سے پہلے آیا اور جبریہ ایک مسافر کو اوپر کے برتھ سے اتار کر لے گیا کہ کل چلے جانا آج فلاں کام بڑا ضروری رہ گیا ہے۔ اب وہ برتھ اوپر کا تھا اور مجھے اوپر تکلیف ہوتی ہے اس لئے میں نیچے کا برتھ چاہتا تھا اتنے میں ایک انگریز نیچے کے برتھ سے اٹھا اور مجھے مخاطب ہو کر کہنے لگا مجھے امید ہے آپ کو اعتراض نہ ہو گا اگر میں اس اوپر والے خالی برتھ پر سو جاؤں مجھے یہ نیچے کی جگہ پسند نہیں (شاید اس لئے کہ اس کے دونوں طرف "نیٹو" یعنی کالا لوگ سو رہا تھا) آپ میری جگہ اس درمیانی برتھ پر آرام کریں میں بہت مشکور ہوں گا۔ میں نے کہا اچھا اور میں اپنا بستر بچھا کر لیٹ گیا۔ مگر نیند کہاں۔ اس ذرا سے واقعہ نے میرا دل اس میرے اپنے' میرے رفیق' میرے رحیم و کریم' اور میرے "پرسنل خدا" کے احسان کے شکر میں بالکل پگھلا دیا۔

ایک دفعہ میرا تبادلہ شملہ کا ہو گیا۔ وہاں ایک ایسے کرنل (کرنل جوڈوائن) سول سرجن تھے جن کی سخت زبانی اور سخت گیری کی شہرت اس قدر تھی کہ میں نے وہاں روانہ ہوتے وقت بہت دعا کی کہ خدایا تو مجھے ہر قسم کی سختی سے بچائیو۔ غرض میں شملہ پہنچا تو معلوم ہوا کہ وہ بیچارے کل سے بیمار ہیں اور واکر (Walker) ہاسپٹل میں داخل ہو گئے ہیں۔ ایک ہفتہ یا عشرہ کے بعد معلوم ہوا کہ ان کو ڈاکٹری سرٹیفکیٹ "ہل ڈائی ریا" (Hill Diarrhoea) کا دیا گیا ہے اور وہ لمبی چھٹی پر ولایت جا رہے ہیں غرض دس روز بعد وہ واکر ہسپتال سے بالا بالا ہی ولایت ہمیشہ کے لئے چلے گئے۔ نہ پھر ہندوستان میں آئے نہ میں نے ان کی شکل کبھی دیکھی۔ اور خدا تعالیٰ نے ان کی جگہ ایک نیک نہاد افسر کرنل ہیلیلے کو جو اتفاقاً شملہ پر رخصت لے کر آئے ہوئے تھے وہیں لگوا دیا۔ اور وہ میرے بڑے محسن ثابت ہوئے۔ یہاں تک کہ جب میں تبدیل ہو کر لائلپور جانے لگا تو انہوں نے اپنی لائبریری میں سے مجھے کئی قیمتی کتابیں بطور تحفہ دیں۔

اب اس سے بڑھ کر لو! ایک سال اس جگہ جہاں میں متعین تھا ایک سخت عالمگیر قسم کی مصیبت آئی۔ اس میں خدا تعالیٰ کی حکمت سے ایسے اسباب امتحان کے پیدا ہو گئے کہ سب سے زیادہ میرا مالی نقصان ہوا اور صحت کو سخت دھکا لگا۔ اور کام نے مجھے توڑ دیا۔ لیکن بعض لوگوں نے بعض باتوں کو برے رنگ میں مشہور کیا اور میری بعض باتوں کی رپورٹ ملاء القوم میں سے ایک بڑے آدمی کی معرفت نامناسب کرائی گئی وہ میرے مخالفین کی پشت پر تھا۔ اس نے بعض اختیارات میرے سلب کر لئے اور اپنے لوگوں کے سپرد کر دیئے اور جو ایک شریف آدمی کی توہین کے طریقے تھے۔ وہ سب اختیار کئے گئے۔ میں ڈر کے مارے دعا بھی نہیں کرتا تھا کیونکہ میں نے اس مصیبت میں امتحان کا رنگ محسوس کر لیا تھا۔ مگر بہرحال گو لفظی سوالی نہ تھا صورت سوالی ضرور تھا۔ آخر بڑے غوغا کے بعد یوں ہوا کہ ایک شخص کو خدا تعالیٰ نے میری طرف سے خود بخود میرا وکیل بنا کر کھڑا کر دیا اور اس نے بغیر میرے علم اور اطلاع کے ایک ایسا ایڈریس حاکم وقت کے سامنے پیش کیا کہ حاکم نے میرا نام لے کر میرے کام کی تعریف اس ایڈریس کے جواب میں کی پھر شام کو ایک دوسرے حاکم نے مجھے کہا کہ معاملہ ہم پر کھل گیا ہے۔ کہ یہ لوگ پشت کی طرف سے تم پر چھری چلا رہے تھے۔ سرکار نے مجھے نقصانات کا کچھ معاوضہ بھی دیا اور خطاب بھی اور میرے خدا نے بہت بہت، بہت زیادہ مجھ پر انعام فرمایا۔ اور ان لوگوں کی پارٹی ٹوٹ گئی اور وہ منتشر کر دیئے گئے۔ میں قادیان میں رخصت پر آیا پھر میں اپنی بیوی کی بیماری کے علاج کے لئے لاہور گیا۔ جس روز ہم نے قادیان واپس آنا تھا اس سے ایک دو روز پہلے سارا شہر بلکہ سارا صوبہ زلزلہ کی زد میں آگیا۔ وہ بڑا آدمی جو جوان اور ہٹا کٹا تندرست تھا اور جس کی طاقت پر ان لوگوں نے ریشہ دوانیاں کی تھیں اور میری ذلت کے درپے ہوئے تھے۔ عین اسی روز اس نے ایک بڑی بھاری دعوت کی اور جب وہ ختم ہوئی تو آدھ گھنٹہ بعد بے چارا دم کے دم میں رخصت ہوا۔ سو خدا مجھے قادیان لے گیا اور میرا سالانہ جلسہ جو میں نے تیس سال سے (الا ماشاء اللہ) کبھی ناغہ نہیں کیا تھا اس سے جبریہ مجھے جدا کیا کہ چل موقعہ پر چل میں تجھے کیا بات دکھاتا ہوں۔ سو کیا عظمت اور شفقت ہے اس خدا کی جو اپنے ذلیل بندوں کا ایسا خیال رکھتا ہے جیسا ایک ماں بھی نہیں رکھتی اور دکھاتا ہے میں یوں بھی کیا کرتا ہوں۔ اس کے بعد اس نے مجھے ایک نہایت عمدہ جگہ پر میری مرضی دریافت کر کے بھیج دیا اور وہاں میرے کاموں کے بوجھ ہلکے کر دیئے اور تنخواہ بہت بڑھا دی۔ اور کیا بیان کروں کیا کیا احسانات کئے جن میں سے بعض ناقابل بیان ہیں اور ایک یہ بھی کہ اس متوفی کی بیوہ اور بچوں کے علاج معالجہ کی مدت دراز تک مفت اور خاص توجہ اور شفقت کے ساتھ توفیق دی کہ خود مجھ پر یہ ثابت کر دے کہ میرے دل میں اس سے کسی قسم کی عداوت نہ تھی بلکہ وہ الٰہی تقدیر تھی جو براہ راست نازل ہوئی تھی۔

غالباً 1925ء کا واقعہ ہے کہ میرا تبادلہ گورداسپور سے گوجرہ کا ہو گیا۔ میں سیدھا اپنی موٹر سائیکل اور سائڈ کار بذریعہ نہر کی پٹڑی قادیان ہوتا ہوا آگے چلا۔ ایک کرایہ کا مستری موٹر سائیکل کو چلا رہا تھا اور میں سائڈ کار میں بیٹھا تھا۔ جب ہم دونوں قادیان سے اٹھارہ بیس میل نکل آئے تو وہ موٹر سائیکل ایک جگہ نہر کے کنارے یکدم ٹوٹ گیا۔ جنڈیالہ ریلوے اسٹیشن وہاں سے کئی میل تھا۔ میں نے مستری کو تو کہا کہ نزدیک کسی گاؤں میں جا کر کوئی گڈا کرایہ پر لے آئے اور خود نہر کے کنارے دعا میں مصروف ہو گیا۔ خیر ایک دو گھنٹہ میں ایک ٹوٹا پھوٹا گڈا تو آگیا اور موٹر سائیکل بھی اس پر لاد دی مگر مجھے یہ تشویش کہ اب غروب آفتاب کا وقت ہو گیا ہے اور جنڈیالہ پانچ سات میل ہے اور راستہ میں بالکل جنگل ہے۔ نہ مستری قابل اعتماد ہے اور نہ گڈے والے سکھ قابل اطمینان معلوم ہوتے ہیں۔ اور میری جیب میں کافی نقدی موجود ہے۔ میرے لئے رات کو اتنا چلنا بھی مشکل ہے۔ خدایا تو ہی کوئی انتظام کر۔ ابھی ہم روانہ بھی نہ ہوئے تھے کہ اتنے میں پیچھے سے موٹر کا ہارن سنائی دیا۔ میں نے کہا کہ کوئی انگریز ہو گا جو دورہ یا سفر پر جا رہا ہو گا اتنے میں وہ کار یکدم میرے منہ کے سامنے آ کر کھڑی ہو گئی۔ حیران رہ گیا جب اندر حضرت صاحب اور چوہدری ظفراللہ خان صاحب کے چہرے نظر آئے پہلے دھوکہ ہوا کہ یہ یہاں کہاں! شاید میرا خواب ہے یا وہم۔ مگر جب وہ ہنسے اور بولے تو مجھے یقین آیا کہ فرشتے نہیں بلکہ انسان ہیں۔ بس میں ان کے ساتھ بیٹھ گیا اور سیدھا چوہدری صاحب کی اس کار میں لاہور تک آگیا۔ یہ سب لوگ ہنسی خوشی کی باتیں کر رہے تھے۔ مگر اس عجیب اور بروقت آسمانی مدد سے میرا دل شکر کے جذبات سے اتنا لبریز ہو گیا تھا کہ سارے راستے میں بڑی مصیبت سے اپنے تئیں ضبط کرتا آیا۔ ورنہ روتے روتے شاید میری چیخیں نکل جاتیں۔

لوگ ان باتوں کو اتفاقی سمجھیں مگر جس پر گزری ہوں اس کے دل سے پوچھنا چاہئے کہ آقا کے احسان غلاموں پر کس طرح ہوتے ہیں اور تکلیفوں سے وہ ان کو کس طرح نجات دیتا ہے اور کس کس رنگ میں اور یہ لطف ہمیشہ انہی کو آتا ہے جو کسی واقعہ یا حادثے کو دنیا میں اتفاقی نہیں سمجھتے بلکہ ان کا ایمان ہوتا ہے۔ کہ بلا مشیت اور ارادہ الٰہی کے کوئی بات بھی دنیا میں

باقی صفحہ 4 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانادوست محمد صاحب شاہد- مورخ احمدیت

جماعت احمدیہ کی پہلی صدی میں

مرکزِ احمدیت میں صحافت کا ارتقاء

قادیان اور ربوہ کے اخبارات ورسائل کامختصر تذکرہ

قادیان ایک گمنام سی بستی تھی جہاں کوئی پریس نہیں تھا اور حضرت مسیح موعود کو دعویٰ ماموریت 1882ء سے قبل اپنی کتابوں کے چھپوانے اور پروف پڑھنے کے لئے امرتسر کا تھکادینے والا سفر بارہا اختیار کرنا پڑتا تھا۔ حضرت بھائی عبد الرحمان صاحب قادیانی جو پہلی بار 1885ء میں قادیان تشریف لائے اپنی چشم دید شہادت میں اس دور کے قادیان کا دردناک نقشہ ان الفاظ میں کھینچتے ہیں۔

"جدھر نظر اٹھاؤ ویرانہ کھنڈر' عمارات برباد اور مکانات مسمار' بچے کھچے اکثر مقفل و بے چراغ' خال خال کوئی آباد اور جو آباد بھی تھے ان پر بھی ایک قسم کی اداسی برستی دکھائی دیا کرتی تھی جیسے کسی اجڑے دیار کا سوگ منارہے ہوں.... زیادہ سے زیادہ پانچ سو نفوس رہتے ہوں گے.... تعلیم کا یہ حال تھا کہ (حضور کے) اس خاندان اور اس سے تعلق رکھنے والوں کو الگ کر کے بمشکل ایک یا زیادہ سے زیادہ دو فیصدی معمولی نوشت و خواند کے آدمی مل سکتے ہوں گے۔"

(الحکم 14 فروری 1940ء)

قادیان سے ہجرت کے بعد حضرت مصلح موعود نے 20 ستمبر 1948ء کو ضلع جھنگ کی ایک وادی غیر ذی زرع ایک لق و دق صحرا بلکہ ایک ایسے ویرانہ میں ربوہ کی بنیاد رکھی جہاں پانی اور گھاس تک کا نام ونشان نہ تھا۔ تاحد نظر کوئی آبادی نظر نہ آتی تھی۔ قیام پاکستان سے قبل میں خود اس علاقہ سے گزرا ہوں۔ یہ ایسا پر ہول بیابان تھا کہ یہاں دن کے وقت بھی ہر طرف دہشت طاری رہتی تھی اور مسافروں کے دل لرز جاتے تھے۔

اس پس منظر میں احمدیت کی مرکزی صحافت کی ابتداء جنوری 1898ء میں اخبار "الحکم" کے اجراء سے ہوئی جو سلسلہ احمدیہ کا پہلا اخبار تھا۔ اور جسے حضرت شیخ یعقوب علی صاحب تراب (عرفانی) نے قادیان سے جاری کیا تھا۔ اس کے بعد اکتوبر 1902ء سے حضرت منشی محمد افضل صاحب کی زیر ادارت اخبار "البدر" نکلا۔ ان دونوں اخبارات کو حضرت مسیح موعود نے اپنا دست و بازو قرار دیا اور یہ جماعت احمدیہ کی ابتدائی تاریخ کے حامل وامین ہیں۔

ناظرین یہ معلوم کر کے حیران ہوں گے کہ 1898ء سے 1988ء تک قادیان اور ربوہ سے جو اخبارات ورسائل جاری ہوئے ان کی تعداد قریباً چالیس تک پہنچ گئی۔ یہ جرائد و رسائل اردو' عربی' انگریزی گورمکھی اور ہندی زبانوں میں ہیں اور ہم دعویٰ سے کہہ سکتے ہیں کہ مذکورہ ماحول کے مدنظر' اس رنگ کی صحافتی ترقی کا کوئی نمونہ مغربی دنیا بھی پیش کرنے سے سراسر قاصر ہے۔

ان تمہیدی الفاظ کے بعد مراکز احمدیت کے اخبارات و رسائل کی فہرست ہدیہ قارئین ہے۔

قادیان

اخبار الحکم (جنوری 1898ء) رسالہ ریویو آف ریلیجز اردو' رسالہ ریویو آف ریلیجز انگریزی (جنوری 1902ء ایڈیٹر مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے) اخبار البدر (اکتوبر 1902ء دوسرے ایڈیٹر حضرت مفتی محمد صادق صاحب ماہنامہ تشحیذ الاذہان (یکم مارچ 1906ء ایڈیٹر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد) رسالہ تعلیم الاسلام (جولائی 1906ء نگران حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب) رسالہ تفسیر القرآن (اوائل 1907ء زیر اہتمام صدر انجمن احمدیہ قادیان) اخبار نور (اکتوبر 1909ء ایڈیٹر حضرت شیخ محمد یوسف صاحب سابق سورن سنگھ) رسالہ احمدی خاتون (ستمبر 1912ء ایڈیٹر حضرت شیخ یعقوب علی صاحب تراب عرفانی الاسدی) اخبار الفضل (18 جون 1913ء ایڈیٹر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد المصلح موعود) اخبار فاروق (7- اکتوبر 1915ء ایڈیٹر حضرت میر قاسم علی صاحب) اخبار صادق (جون 1916ء ایڈیٹر حضرت مفتی محمد صادق صاحب) ماہنامہ رفیق حیات (1919ء ایڈیٹر حکیم مرزا عطا محمد صاحب) ماہنامہ اتالیق (1919ء حضرت ماسٹر احمد حسین صاحب فرید آبادی) ماہنامہ البشریٰ انگریزی (1922ء ایڈیٹر حضرت چوہدری غلام احمد صاحب بی۔اے سابق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول) رسالہ مصباح (15 دسمبر 1926ء ایڈیٹر حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل) رسالہ تعلیم الاسلام ہائی سکول میگزین' اردو انگریزی (1930ء ایڈیٹر میاں محمد ابراہیم صاحب جمونی بی۔اے) رسالہ جامعہ احمدیہ (اپریل 1930ء ایڈیٹر اردو حصہ مولانا چراغ الدین صاحب ایڈیٹر عربی حصہ مولانا محمد صادق صاحب کنجاہی) رسالہ سالار (1931ء ایڈیٹر محمد سلیمان صاحب عرفانی) رسالہ گلدستہ تعلیم الدین (1936ء حکیم محمد عبداللطیف صاحب گجراتی) ماہنامہ فرقان (1942ء ایڈیٹر خالد احمدیت مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری) رسالہ ست بچن گورمکھی (1945ء ایڈیٹر گیانی عباداللہ صاحب ریسرچ اسکالر مذہب) ماہنامہ ست سندیش ہندی (قبل 1947ء ایڈیٹر چوہدری عبد الواحد صاحب بی اے واقف زندگی) رسالہ الطارق (جنوری 1945ء ترجمان خدام الاحمدیہ مرکزیہ) رسالہ درویش (ستمبر 1951ء ایڈیٹر مولوی مبارک علی صاحب طالب پوری) اخبار بدر کا دوبارہ اجرا (مارچ 1952ء' ایڈیٹر مولوی برکات احمد صاحب راجیکی بی۔اے) رسالہ (رفقاء) احمد (مئی 1955ء ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے) رسالہ مشکوٰۃ (مارچ 1982ء ایڈیٹر منیر احمد صاحب خادم۔

ربوہ

رسالہ مصباح کا دوبارہ اجراء (اپریل 1950ء۔ مدیرہ امتہ اللہ خورشید صاحبہ بنت حضرت مولانا ابو العطاء صاحب) رسالہ الفرقان (وسط 1951ء ایڈیٹر مولانا ابو العطاء صاحب) رسالہ التبلیغ (یکم اگست 1951ء ایڈیٹر مولانا شیخ عبد القادر صاحب مربی سلسلہ سابق سوداگر مل) رسالہ ریویو آف ریلیجز انگریزی کا دوبارہ اجرا (جنوری 1952ء صوفی مطیع الرحمان صاحب بنگالی مجاہد امریکہ) رسالہ خالد (اکتوبر 1952ء ایڈیٹر مولانا غلام باری صاحب سیف ' مولانا خورشید احمد صاحب شاد' مولانا محمد شفیع صاحب اشرف' اخبار الفضل کی لاہور کے بعد ربوہ سے اشاعت (31 دسمبر 1954ء ایڈیٹر شیخ روشن دین تنویر۔ بی اے ایل ایل بی) رسالہ المنار کی لاہور کے بعد ربوہ سے اشاعت (دسمبر 1955ء نگران پروفیسر صوفی بشارت الرحمان صاحب) رسالہ تشحیذ الاذہان کا دوبارہ اجراء (جون 1957ء ایڈیٹر مولانا ابو العطاء صاحب) البشریٰ عربی (اکتوبر 1957ء پہلے ایڈیٹر مولانا ابو العطاء صاحب ' دوسرے ملک مبارک احمد صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ) رسالہ انصاراللہ (نومبر 1960ء ایڈیٹر مسعود احمد صاحب دہلوی) مجلّہ" الجامعہ (جنوری 1964ء ایڈیٹر ملک سیف الرحمان صاحب مفتی سلسلہ) رسالہ تحریک جدید (اگست 1965ء ایڈیٹر مولانا نسیم سیفی صاحب)

آخر میں یہ بتانا ضروری ہے کہ کئی اخبارات ورسائل خدا کے فضل و کرم سے اب تک جاری ہیں اور اکناف عالم میں علم و معرفت کا نور پھیلا رہے ہیں۔ اور اس یقین سے لبریز ہیں کہ دنیا بھر کے ممالک جلد یا بدیر دین حق کے پرچم تلے جمع ہو کر رہیں گے۔

مٹا کے نقش و نگار دیں کو یونہی ہے خوش دشمن حقیقت
جو پھر کبھی بھی نہ مٹ سکے گا اب ایسا نقشہ بنائیں گے ہم

(سوونیئر جماعت احمدیہ جرمنی 1989ء)

بقیہ صفحہ 3

ظہور پذیر نہیں ہوتی اور نہ ہو سکتی ہے۔ واقعات کو اتفاقی کہہ دینا اور It Happened by Chance کا فقرہ منہ پر لانا صرف دہریوں کا کام ہے یا ان لوگوں کا جو بہت سی باتوں کو تصرف الٰہی سے باہر یقین کرتے ہیں۔ یہی "اتفاق" اور Chance کا خیال بڑھتے بڑھتے اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ پھر ان کا دل کہتا ہے کہ جب سو میں سے پچاس باتیں اتفاقی بغیر کسی ارادے اور مشیت کے خود بخود قانون قدرت میں واقعہ ہوتی رہتی ہیں تو باقی پچاس بھی ایسی ہی مان لو اور تمام انتظام کو اتفاقی سمجھ کر کسی مدبر بالا رادہ' علیم 'لطیف' خبیر ہستی کا انکار ہی کر دو اور اپنے سر سے ایک خواہ مخواہ کا بوجھ اتار پھینکو سو یہ بھی ہے ایک وجہ دہریہ ہونے کی اور علاج اس کا یہی ہے کہ تم کبھی یوں نہ کہو کہ فلاں بات اتفاقاً ہو گئی ہے یا فلاں حادثہ اتفاقاً پیش آگیا ہے بلکہ ہمیشہ یوں کہا کرو کہ خدا کا کرنا ایسا ہوا یا اللہ تعالیٰ نے یوں چاہا۔ تب خدا کے فضل سے تم مخفی دہریت کی آگ سے محفوظ رہو گے جو آجکل دنیا پر مسلط ہو رہی ہے۔

اگر اس طرح قبولیت دعا کے نمونے ہر احمدی اپنی ذات میں دیکھے تو حیران رہ جائے مگر بات اتنی ہے کہ بعض لوگ دیکھتے ہیں مگر غور نہیں کرتے اور ہر دعا کے آئینہ میں اپنے رب کے چہرے پر نظر نہیں ڈالتے بلکہ صرف مطلب لے کر اور آئینہ اوندھا رکھ کر واپس چلے آتے ہیں۔ پس ڈھونڈو اپنے رب کو اپنی دعاؤں میں اور ان دعاؤں کی قبولیتوں میں اور تم پاؤ گے اس کو چھپا ہوا وہیں جہاں تمہاری دعا ہے۔

چونکہ دعا کا مسئلہ اس وقت درپیش ہے اس لئے آخر میں میں بھی خلاف اپنی قدیم نامناسب عادت کے پڑھنے والے احباب کی خدمت میں یہ التماس کرتا ہوں کہ وہ میرے لئے بھی فلاح دارین کی دعا کریں اور یہ کہ مجھے اور میرے اہل وعیال کو خدا ہدایت نصیب کرے اور صراط مستقیم پر ہمیشہ قائم رکھے اور ہمیں اپنی قبروں کے لئے کچھ جگہ مقبرہ بہشتی میں مل جائے اور اللہ تعالیٰ ہمیں جسمانی اور روحانی رزق دے کر اپنی معرفت' محبت' عبدیت اور قرب کی چاشنی عطا فرمائے اور اپنی دائمی رضا سے سرفراز کرے' اپنے کلام یعنی قرآن مجید اور کتاب حکیم سے مناسبت بخشے۔ آنحضرت ﷺ کی شفاعت نصیب ہو۔ حضرت مسیح موعود کے قدموں میں حشر ہو اور حضرت خلیفہ" المسیح میرا جنازہ پڑھائیں اور میت کو اپنا کندھا دیں۔ آمین

اور ساتھ یہ فضل ساری جماعت پر ہوں کیونکہ بغیر سب کی شمولیت کے کچھ لطف اور کچھ مزا نہیں اور ساری جماعت سے مراد نہ صرف موجودہ بلکہ گزشتہ اور آئندہ سب کی سب جماعت ہے آمین۔

(الفضل 17 فروری 61ء)

☆......☆......☆......☆

بقیہ صفحہ 5

صحابہ کی حدیثیں شامل ہیں۔

مسند احمد میں مندرج احادیث کی تعداد تیس سے چالیس ہزار تک بتائی جاتی ہے۔ لیکن ابن خلدون کے نزدیک ان کی تعداد پچاس ہزار ہے مگر وہ اپنے قول میں منفرد ہیں بقیہ دونوں اقوال میں شاہ عبد العزیز صاحب نے اس طرح تطبیق کی ہے۔

"مسند کی اصل روایات تو تیس ہزار ہی ہیں۔ دس ہزار کے قریب زوائد عبد اللہ ہیں۔ دوسری صورت یہ ہے کہ مکررات سمیت ساٹھ ہزار اور حذف مکررات کے بعد تیس ہزار احادیث رہ جاتی ہیں۔ (بستان المحدثین ص 30)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آیئے درخت لگائیں

آج کل ماحول کی خرابی کا چرچا عام ہے ہر ملک اور ہر شہری پریشان ہے۔ دن بدن گرمی بڑھتی چلی جارہی ہے اور سرد موسم کم سے کم ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اس صورت حال کو ٹھیک کرنے کے لئے دنیا بھر میں کانفرنسیں اور سیمینار منعقد کئے جا رہے ہیں اور رسائل اخبارات بھی اس نئے مضمون سے بھرے ہوتے ہیں۔ لیکن اس سلسلے میں آسان اور دیرپا حل کی طرف بہت کم توجہ دی جارہی ہے۔ اور وہ ہے جنگلات کے رقبہ میں اضافہ اور نئے درختوں کا لگانا کیونکہ درخت ہی وہ آلہ ہے جو بلاقیمت آکسیجن پیدا کرتا ہے جس سے ماحول میں بہتری ہوتی ہے۔ کسی بھی ملک کا 25 فیصد رقبہ جنگلات پر مشتمل ہونا چاہئے لیکن پاکستان میں یہ تناسب صرف 4 فیصد ہے اور اس کے باوجود جنگلات کی کٹائی برابر جاری ہے اور نئے درخت لگانے کی اوسط بھی بہت کم ہے۔

درختوں کے فوائد ماحول میں بہتری پیدا کرنے کے علاوہ درختوں کے اتنے فوائد ہیں کہ ان کا شمار مشکل ہے۔ درخت ماحول میں نمی کی زیادتی کا باعث ہوتے ہیں جس سے درجہ حرارت میں کمی ہوتی ہے۔ آپ درختوں سے پھل سایہ اور ایندھن حاصل کرتے ہیں۔ درختوں سے آپ اپنے مکانوں کے لئے شہتیر' بالے' دروازوں اور کھڑکیوں کے لئے لکڑی حاصل کرتے ہیں۔ اور عمارت بننے کے بعد گھر کو لکڑی کے فرنیچر سے ہی مزین کرتے ہیں درخت زمین کی بردگی (کٹاؤ) کے خلاف ڈھال کا کام دیتے ہیں۔ درخت ہمیں سیلابوں سے محفوظ رکھتے ہیں درخت ایک طرح سے قدرتی ایرکنڈیشنر کا کام دیتے ہیں۔ ان کے علاوہ بھی درختوں کے بے شمار فوائد ہیں جن کا شمار مشکل ہے۔ اس لئے آیئے ہم شجرکاری کریں اور نہ صرف اس دنیا میں ان سے فوائد حاصل کریں بلکہ جنت میں بھی اپنا گھر بنانے کا بندوبست کریں اور ویسے بھی درخت کا لگانا ایک صدقہ جاریہ ہے اور دعاؤں کے حصول کا ذریعہ۔ آپ کے لگائے گئے درخت سے جب بھی کوئی دوسرا شخص پھل کھائے گا۔ یا اس کے سائے میں آرام کرے گا تو آپ کے لئے دعا کرے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو ثواب عطا کیا جائے گا۔

آسان طریقہ درخت لگانے کے لئے کوئی بہت لمبی چوڑی محنت درکار نہیں ہوتی۔ آپ کو صرف ایک گڑھا کھودنا ہوگا جس کا سائز دو ضرب دو فٹ ہونا چاہئے۔ گہرائی زمین کی حالت کے مطابق کم از کم تین فٹ ہونی چاہئے۔ اگر نیچے زمین سخت ہو تو اسے تھوڑا اور گہرا کھود لیں اور پھر اس گڑھے کو بھل اور دیسی کھاد ملا کر بھردیں۔ اور پانی دے دیں۔ چند دن کے بعد پھر اس مٹی کو کھود کر نرم اور بھربھرا کریں اور اگر بھل اور کھاد ملی مٹی زیادہ نہ ہو تو گڑھے کی اپنی مٹی شامل کرلیں۔ پودا سیدھا رکھ کر مٹی سے گڑھے کو بھر دیں اور زمین کو اچھی طرح دبا دیں۔ گڑھے کو پورا نہیں بھرنا چاہئے بلکہ زمین سے کم سے کم چھ انچ جگہ خالی رہنی چاہئے تاکہ پودے کو جو پانی دیا جائے وہ اس میں کھڑا رہے۔ پودا لگانے کے بعد فوری طور پر پانی دینا چاہئے۔ گرم اور نیم گرم علاقوں میں ہر ہفتے دس دن کے بعد پانی ضرور دینا چاہئے۔ اور یہ سلسلہ موسم گرما میں جاری رکھا جائے۔ البتہ پہاڑی علاقوں میں جہاں بارشیں زیادہ ہوتی ہوں وہاں پانی دینے کی ضرورت نہیں ہوتی لیکن وہاں بھی اگر بارش میں دیر ہو جائے تو پانی ضرور دینا چاہئے۔

حفاظت ضروری ہے دراصل درخت لگانا اتنا مشکل کام نہیں جتنا اس کی مناسب حفاظت کرنا ہے۔ اس لئے جہاں جانوروں سے درختوں کو خطرہ لاحق ہو ان کے گرد باڑ کرنی چاہئے اور درختوں کی حفاظت کے لئے ہر ممکن کوشش کی جانی چاہئے۔ دو سے تین سال تک کے پودے کو پھر کسی خاص حفاظت کی ضرورت نہیں رہتی۔ بعض علاقوں میں دیمک پودوں کے لئے ایک خطرہ ہوتی ہے۔ ایسی جگہ پودوں کو پانی زیادہ مقدار میں دیا جائے اور اگر ہو سکے تو پودوں کے ارد گرد زمین میں دیمک مار دوائی ڈالی جانی چاہئے۔

انتخاب پاکستان کے میدانی علاقے جن میں چاہی یا نہری پانی میسر ہو وہاں شیشم' توت' نیم' ارجن' کیکر وغیرہ آسانی سے نشوونما کرتے ہیں۔ لیکن میدانی کلر زدہ زمینوں میں جامن لگایا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ فراش' کیکر' ڈھاک اور سفیدہ لگایا جا سکتا ہے۔ سیم زدہ علاقوں میں سفیدہ بہت فائدہ مند رہتا ہے۔ دامن کوہ کے علاقوں میں شیشم' سفیدہ' جامن' ریٹھا' آملہ بکائن' نیم' توت لگائے جاسکتے ہیں۔

پس آیئے ہم سب مل کر درخت لگائیں ان سے ذاتی اور قومی فائدہ بھی اٹھائیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور بھی ثواب کے مستحق ٹھہریں۔

دیوتاؤں کی خوشی کے لئے

نائیجیریا کے علاقے میں ارسوبو قبیلے نے مخالفین پر فتح کے لئے بھینٹ دی

اپنے دیوتاؤں کو خوش کرنے کے لئے قبائلیوں نے 30۔ افراد کو ذبح کردیا۔ تفصیلات کے مطابق قبائلی لڑائیوں میں فتح یاب ہونے کے لئے دیوتاؤں خوش کرنے کے لئے ایک قبیلے نے 30 افراد کو ذبح کر دیا۔ اس قتل عام میں بچ جانے والے شخص نے بتایا کہ جنوبی نائیجیریا کے علاقے بیلسا میں ارہوبو قبیلے نے ان 30 افراد کو دیوتاؤں کی بھینٹ چڑھایا۔ یاد رہے بھارت میں دیوتاؤں کو خوش کرنے کے لئے اپنی اولاد کی قربانی دیتے رہے ہیں کئی مرتبہ خبریں آئی ہیں ایک بھارتی نے اپنا بچہ اپنے دیوتا کے بت کے سامنے لے جاکر اپنی ہی چھری سے ذبح کر دیا۔

محمد احمد صاحب

احادیث کی ایک اہم اور جامع کتاب

مسند احمد بن حنبل

حضرت امام احمد بن حنبل کی تالیف مسند امام احمد بن حنبل کو علماء حدیث نے حدیث کی اہم اور صحیح کتابوں میں شامل کیا ہے اور قریب قریب انہی کی طرح مستند و معتبر قرار دیا ہے۔ اس وقت حدیثوں کے جو مجموعے موجود ہیں ان میں صحت اور وثوق کے لحاظ سے بعض کتابوں کا پایہ مسند سے بلند ہے لیکن اس سے بڑا اور ضخیم کوئی اور مجموعہ حدیث نہیں۔

حافظ ابن کثیر کا بیان ہے کہ باعتبار کثرت کوئی اور کتاب اس کتاب کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

بعض علماء کا بیان ہے کہ اگر کسی کو تمام کتابوں کی جامع کسی ایسی کتاب کی ضرورت ہو جس کا مصنف بھی عظیم و جلیل ہو تو اسے مسند احمد کا مطالعہ کرنا چاہئے۔

مسند احمد کے بارہ میں ہر دور کے محدثین کو یہ اعتراف رہا ہے کہ وہ احادیث کی سب سے جامع کتاب ہے اور جن چیزوں کی ایک مسلمان کو دنیا و آخرت میں ضرورت پڑ سکتی ہے وہ سب اس کے اندر موجود ہیں۔

مسند احمد کی ایک خوبی اس کا تصنیفی حسن اور اخبار و روایات کا مناسب اور بہتر انتخاب بھی ہے۔ مسند احمد کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اس میں 355 ثلاثی روایات ہیں۔

(یعنی کتاب کے مصنف اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان صرف تین واسطے ہیں)

اس خصوصیت میں حدیث کی بہت کم کتابیں اس کا مقابلہ کرتی ہیں۔

دقتِ نظر کے ساتھ مسند کا مطالعہ کرنے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ امام صاحب نے ہر صحابی کی مسند میں کوئی نہ کوئی ایسی روایت ضرور ذکر کی ہے جس سے اس کی شخصیت کا اجمالی خاکہ اور کسی اہم خصوصیت کی تصویر سامنے آجاتی ہے۔ مثلاً حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نہایت رقیق القلب اور نہایت خشوع و خضوع سے نماز پڑھنے والے تھے۔ (مسند احمد جلد 1' ص 12)

اسی طرح حضرت عمرؓ میں نہایت درجہ غیر معمولی جرأت و بے باکی تھی اور وہ خلاف حق بات سن کر فوراً غضبناک ہو جاتے تھے۔ (مسند جلد 1 ص 17' 16)

اور معاملات و مسائل میں مشورہ سے کام لیتے تھے (مسند جلد 1 ص 360)

حضرت عثمانؓ نرم خو تھے اور شرم و حیا کا مجسم پیکر تھے (مسند احمد جلد 1 ص 64' 72)

حضرت علیؓ کے مزاج میں فقر و استغناء تھا اور ان کے پاس ایک صحیفہ تھا (مسند احمد جلد 1 ص' 102' 100' 77)

مسند احمد بن حنبل میں ہر صحابی کے فتاویٰ اور فقہ کا ایک بڑا ذخیرہ جمع ہے۔ مسند عمر رضی اللہ عنہ میں آپ کے فتاویٰ کا ایک بڑا ذخیرہ موجود ہے اسی طرح حضرت علیؓ' عثمان' عبداللہ بن مسعود وغیرہ کی مسانید میں ان کے فتووں کی ایک بڑی دلچسپ کھیپ ملتی ہے اور ان قضایا کی بھی ایک بڑی تعداد موجود ہے جو انہوں نے مختلف مواقع پر صادر فرمائے۔

گو محدثین کے نزدیک مسند کا درجہ سنن سے کم تر ہے لیکن مسند احمد کی حیثیت عام مسانید سے مختلف ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے اس کو دوسرے درجہ کی کتابوں میں بھی سنن ابی داؤد جامع ترمذی اور مجتبیٰ النسائی کے لگ بھگ اور تیسرے درجہ کی کتابوں میں جن میں عام جوامع و مسانید شامل ہیں اس کو اہم اور ممتاز قرار دیا ہے۔

احمد عبدالرحمان نباساعاتی نے لکھا ہے کہ امام احمد کا قابل تعریف کارنامہ اور امت پر زبردست احسان یہ ہے کہ انہوں نے لوگوں کے لئے مسند جیسی مشہور کتاب تخریج کی جس کی اہمیت کا ہر زمانہ کے محدثین نے اعتراف کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ صحیحین کے بعد تمام کتب احادیث میں سب سے زیادہ صحیح حدیثوں کی جامع ہے۔

حضرت امام صاحب احادیث رسول کریم ﷺ کے علاوہ کسی اور چیز کی تدوین جائز نہیں سمجھتے تھے نہ اس کی اجازت دیتے تھے کتاب اللہ سنت رسول اللہ ﷺ کے سوا اشخاص و افراد کی آراء کی جمع و تدوین بدعت قرار دیتے تھے۔

مسند احمد کا مقام حضرت شاہ ولی اللہ دھلوی نے حجۃ اللہ البالغہ ص 169 اور ص 161 میں بہت عمدہ تحریر کیا ہے۔ لکھتے ہیں۔

یعنی امام احمد عظمت شان وسعت روایت مراتب حدیث کی پہچان اور فقہی گہرائی میں سب سے اونچے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے جن فقہاء و محدثین کا ذکر کیا ہے ان میں اسحاق بن راھویہ امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی وغیرھم کے نام بھی گنوائے ہیں۔

حضرت امام احمد بن حنبل نے مسند کو مسودہ کی شکل میں چھوڑا تھا۔ بعد میں اس کو آپ کے صاحبزادے عبداللہ نے مرتب بھی کیا اور اس میں اپنی طرف سے کچھ اضافے بھی کئے۔ (بستان المحدثین ص 29)

اسی طرح ابوبکر قطیعی نے بھی اس میں بعض اضافے کئے ہیں۔ جو روایات امام صاحب سے مروی ہیں ان کی علامت یہ ہے۔ حدثنا عبداللہ حدثنا ابی اور زوائد عبداللہ کی علامت عبداللہ حدثنا فلان۔ اس میں ابی کا لفظ نہیں ہوتا۔ قطیعی کے زوائد کی مثال حدثنا فلان ہے (یعنی عبداللہ اور ان کے والد کے نام کے بغیر) یہ ہے موجودہ متداول نسخہ کی ھیئت جس میں تقریباً سات سو

باقی صفحہ 4 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سید ظہور احمد شاہ

ال نینو- موسم کی غیر متوقع تبدیلیاں

صحرا کا علاقہ بارشوں سے جل تھل ہو گیا انڈونیشیا کے جنگلات میں آگ بجھانا ناممکن ہو گیا اور اس سے اٹھنے والے دھوئیں نے تمام ارد گرد کے علاقوں میں تباہی پھیلا دی پاپوا نیو گنی کے سدا بہار جنگلات ایک خطرناک خشک سالی سے گذر رہے ہیں- یہ 1997ء کی باتیں ہیں- اس سال جنوبی انگلینڈ میں اپریل میں ہی درجہ حرارت اتنا بڑھ گیا کہ لوگ پریشان ہو گئے- پاپوا نیو گنی جو پچھلے سال خشک سالی کا شکار تھا اس سال سمندری طوفان کی زد میں آگیا- دس میٹر اونچی لہروں سے ساحلی علاقوں میں بے شمار دیہات زیر آب آ گئے اور 8000 افراد لاپتہ ہو گئے- امریکہ میں ٹیکساس کے علاقے میں گرمی کی ایسی شدید لہر آئی کہ ایک سو دس افراد جان سے ہاتھ دھو بیٹھے-

یہ سب کیا ہو رہا ہے- سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ یہ سب ال نینو کی مہربانی ہے لیکن یہ ال نینو ہے کیا؟

ال نینو ایک اصطلاح ہے جو موسم میں غیر متوقع تبدیلیاں واقع ہونے والے تغیرات کے متعلق استعمال کی جاتی ہے- یہ ایک ہسپانوی لفظ ہے- جس کا مطلب ہے "بچہ یسوع مسیح" شائد یہ لفظ ان موسمی تغیرات کو اس لئے دیا گیا کہ یہ ہمیشہ دسمبر میں واقع ہونا شروع ہوتے ہیں یہ غیر معمولی موسمی تبدیلیاں عموماً یکایک ظہور پذیر ہوتی ہیں اور کچھ عرصہ تک جو کہ سالوں پر بھی پھیل سکتا ہے اپنا اثر دکھا کر ختم ہو جاتی ہیں- نہیں کہا جا سکتا کہ "ال نینو" کب شروع ہو گا کتنا عرصہ رہے گا اور کب ختم ہو گا- اور یہ بھی کہ یہ کب دوبارہ حملہ آور ہو گا- اور پھر کتنی دیر ڈیرہ جمائے رکھے گا اور کس کس ملک کو اپنی لپیٹ میں لے گا-

اس وقت جو "ال نینو" کا دور چل رہا ہے اس سے پہلے کا دور 83-1982ء میں ظاہر ہوا تھا- سینکڑوں لوگ سیلابوں اور تودے گرنے سے جاں بحق ہوئے- مالی نقصان کا اندازہ تقریباً تیرہ بلین ڈالر لگایا گیا- اس سال پاکستان میں مون سون کی بارشوں کے تمام ریکارڈ ٹوٹ گئے- اور سیلابوں نے وہ تباہی مچائی کہ الامان والحفیظ- عالمی اقتصادیات پر اس کے اثرات بھی بالکل غیر متوقع ہوتے ہیں- پیرو ایک ایسا ملک تھا جو کسی وقت مچھلیوں کی برآمد میں نمایاں حیثیت رکھتا تھا اور دنیا کے لئے پروٹین کا ایک اچھا ذریعہ تھا اس کی یہ تجارت 3ء 7 ملین ٹن سے کم ہو کر 8ء 1 میٹرک ٹن تک گر گئی- اور دنیا اس پروٹین کے ذریعہ سے محروم ہو گئی- دراصل ہوا یہ کہ بعض سمندری پودے جو سمندر کی تہہ میں پلتے اور بڑھتے ہیں جس کو (Planktonic Algaf) کہتے ہیں ہلکی سمندری لہروں کے ساتھ اوپر کی سطح پر آتی رہتی ہے اور مچھلیاں اس پر پلتی بڑھتی ہیں لیکن "ال نینو" نے پیرو کے ساحل کے قریب ایسی بے ترتیبی پھیلائی کہ مچھلیوں کی یہ خوراک اوپر سطح سمندر پر نہ آسکی اور مچھلیاں تباہ ہو گئیں اور پیرو کی یہ تجارت بھی ساتھ ہی تباہ ہو گئی-

1997ء میں ایکواڈار کے ملک میں مسلسل طوفانوں نے کیلے چاول اور گنے کی فصلوں کو اسی موسمی تبدیلی نے تباہ کر دیا- اور نتیجتاً" اس ملک میں قومی ایمرجنسی کا نفاذ ضروری ہو گیا- جبکہ وسطی امریکہ کے ملکوں میں مغربی کنارے پر آباد گھنی آبادیوں کو خوراک مہیا کرنے والی فصلیں خشک سالی کا شکار ہو گئیں-

انڈونیشیا میں پچھلے سال خشک سالی کا پچاس سالہ ریکارڈ ٹوٹ گیا- جس کی وجہ سے چار لاکھ ہیکٹر زیر واقع جنگل آگ کی نذر ہو گیا-

1997ء کے بعد سے اس قدرتی مظہر کے اثرات مختلف ملکوں میں مختلف رنگوں میں ظاہر ہو رہے ہیں- چین کے ساحلی علاقوں میں طوفانوں نے شدید تباہی مچائی- اور اس کے بعد موسم گرما کے آخر میں سیلابوں اور گرنے والے تودوں نے گاؤں کے گاؤں تباہ کر دئے- اور بے شمار جانوں کا نقصان بھی ہوا-

برصغیر ہند و پاک میں تمام پیش گوئیوں کے برخلاف بارشوں کے تمام پرانے ریکارڈ ٹوٹ گئے-

وسطی بحرالکاہل میں اس سال آٹھ سائیکلون آ چکے ہیں جبکہ اس سے پچھلے سال ان کی تعداد صرف دو تھی-

1997ء سے لے کر اب تک پاکستان میں موسم کے تمام اندازے غلط ثابت ہو رہے ہیں- نچلے پہاڑی علاقوں میں موسم گذر جانے کے بعد برف باری- کاغان اور ناران کے قصبات میں جون کے مہینہ میں برف باری ایک عجیب بات معلوم ہوتی ہے-

ال نینو کا سب سے بڑا نقصان یہ ہوتا ہے کہ اس کی وجہ سے فصلوں کی پیداوار بری طرح متاثر ہوتی ہے- جس سے دنیا کی تمام آبادی کو خوراک حاصل کرنے میں تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے-

سائنس دانوں نے اس سلسلے میں تحقیق شروع کر دی ہے اور امید کی جانی چاہئے کہ اگلے چند سالوں میں وہ اس قابل ہو سکیں گے کہ اس مظہر قدرت کے متعلق زیادہ یقین کے ساتھ کوئی بات کر سکیں- لیکن فی الحال اس سلسلے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا کیونکہ سائنس دان بھی اس معاملے میں خود حیران و پریشان ہیں کہ ایسا کیوں ہوتا ہے-

(ماخوذ ڈی نیوز- 15- جولائی 98ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ کالم 4

اس نے ہمارے ایک بھائی حضرت مجدد الف ثانی کی ہتک کی تھی-"

★......★......★......★

اپنے وطن کی سیر

عطاء المنان طاہر

مقبرۂ جہانگیر - لاہور

لاہور کے شمال میں دریائے راوی کے دائیں کنارے شاہدرہ کے مقام پر مقبرہ جہانگیر واقع ہے- یہ مقبرہ لاہور کا تاریخی ورثہ ہے-

جہانگیر عظیم مغل فرمانروا اکبر اعظم کا بیٹا تھا- اس کا اصل نام سلیم تھا- وہ 30- اگست 1564ء کو راجپوت رانی مریم الزمانی کے بطن سے پیدا ہوا اور اپنے باپ کے مرنے کے بعد 1605ء میں تخت نشین ہوا- اس نے 21 سال آٹھ ماہ تیرہ دن نہایت شان و شوکت اور جاہ و جلال سے ہندوستان پر حکومت کی- اس کا دور مغلیہ عہد کا سنہرا دور ہے- نقاشی اور مصوری کو اس کے دور میں بے حد ترقی حاصل ہوئی- اس کا ذوق جمال نہایت عمدہ تھا-

شہنشاہ جہانگیر 8 نومبر 1627ء کو کشمیر سے لاہور آتے ہوئے راجوری کے مقام پر فوت ہوا- اس کو ملکہ نور جہاں کے وسیع و عریض باغ دلکشا میں دفن کیا گیا- جہانگیر تزک جہانگیری میں اس باغ کو دلامیز کے نام سے یاد کرتا ہے- چنانچہ لکھتا ہے-

"بارہ شعبان کو دریائے راوی کے کنارے باغ دلامیز میں میں نے قیام کیا اور اسی جگہ اپنی والدہ کی خدمت میں حاضر ہوا-" یہ باغ شہر لاہور میں دریائے راوی کے کنارے واقع ہے- اس کے گرد بلند و بالا فصیل ہے- جو باغ کی حفاظت کے لئے بنائی گئی ہے- باغ کے اندر پختہ روشیں اور سڑکیں موجود ہیں- باغ فواروں اور بارہ دریوں سے آراستہ ہے- پختہ چار دیواری میں مغرب کی جانب داخل ہونے کا بہت بڑا دروازہ ہے- جو پچاس فٹ اونچا اور دو منزلہ ہے- باغ کے عین وسط میں جہانگیر کا مقبرہ ہے- اگر اس دروازے کے اوپر سے مقبرہ دیکھا جائے تو بہت دلکش نظارہ پیش کرتا ہے- یہ مقبرہ جہانگیر کے بیٹے شہنشاہ شاہ جہان نے بنوایا تھا- یہ دس سال کی مدت میں مکمل ہوا اور اس پر اس زمانے میں دس لاکھ روپے لاگت آئی- باغ کا ہر پہلو 1538 فٹ ہے-

مقبرہ جہانگیر نہایت خوبصورت اور عالی شان تاریخی عمارت ہے جو مغلیہ طرز تعمیر کا ایک زندہ ثبوت ہے- مقبرہ جہانگیر ایک منزلہ مربع عمارت ہے- جس کا ہر پہلو 267 فٹ ہے- مقبرے کی عمارت قریباً چار فٹ اونچے پلیٹ فارم پر تعمیر کی گئی ہے- مربع عمارت کے چاروں طرف متعدد کمرے ہیں جن کے آگے محرابی چھتوں والے برآمدے بنائے گئے ہیں- عمارت کے اندر کی طرف پھولدار ڈیزائن ہے اور دیواروں پر پچی کاری اور غالب کاری کی گئی ہے- ڈاٹ والے محرابی دروازے مغلیہ طرز تعمیر کی خاص علامت ہیں-

عمارت کے چاروں کونوں پر ہشت پہلو مینار تعمیر کئے گئے ہیں ہر مینار پانچ منزلوں پر مشتمل ہے- 100 فٹ بلند مینار کی 60 سیڑھیاں ہیں- اس مینار پر سنگ مرمر اور پیلے پتھروں سے خوبصورت لہریا بنایا گیا ہے-

مقبرے کی چاروں اطراف اور میناروں کے نیچے والے حصے سنگ سرخ سے مزین کئے گئے ہیں- سنگ سرخ کی سلوں پر سنگ مرمر سے آرائشی کام کیا گیا ہے-

عمارت کے عین وسط میں نہایت کشادہ اور ہشت پہلو کمرہ ہے- اس کمرے میں جہانگیر کی قبر ہے-

قبر کا تعویذ سنگ مرمر سے آراستہ ہے جس پر قیمتی پتھروں سے جڑائی کی گئی ہے- سنگ مرمر کے سفید پتھروں پر سرخ' سبز' نیلے اور پیلے پتھروں سے ایرانی نقش نگاری کی گئی ہے-

قبر کے تعویذ کے دونوں طرف خدا تعالیٰ کے ننانوے صفاتی نام کندہ ہیں- سر کی طرف یہ تحریر ہے- ھواللہ الذی لا الہ الا ھو عالم الغیب والشھادہ ھوالرحمان الرحیم- اور پائنتی کی طرف یہ عبارت درج ہے-

"مرقد منور اعلیٰ حضرت غفران پناہ نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ"

مقبرے کا فرش بھی نہایت خوبصورت پتھروں سے بنایا گیا ہے- سفید سنگ مرمر پر مختلف اقسام کے پتھروں سے سجاوٹ کی گئی ہے- مقبرے کے مغرب میں اکبری سرائے ہے- سرائے کی چاروں اطراف میں کمرے ہیں جن کی تعداد 180 ہے ہر کمرے کے سامنے ایک برآمدہ ہے-

سرائے میں مغلیہ طرز کے دو دروازے شمال اور جنوب کی سمت بنائے گئے ہیں- ان دروازوں پر دیواری نقاشی اور غالب کاری کی گئی تھی- یہ سرائے غالباً مہمانوں کے لئے یا مقبرے کی دیکھ بھال کے عملے کے لئے بنائی گئی تھی- سرائے کے مغرب میں تین گنبدوں والی مسجد ہے- مسجد کے درمیان میں ایک خوبصورت حوض ہے-

رنجیت سنگھ کے زمانے میں اس سرائے کو چھاؤنی میں تبدیل کر دیا گیا- اس دور میں مقبرے کو بھی شدید نقصان پہنچا- اس مقبرے کو جنرل امائس اور سلطان محمد خان نے بطور رہائش گاہ استعمال کیا- جن کے ہاتھوں اسے مزید نقصان اٹھانا پڑا-

حکومت برطانیہ نے 1889ء میں اس کی مرمت کا کام شروع کیا- قیام پاکستان کے بعد بھی یہ کام وقتاً فوقتاً ہوتا رہا- آجکل بھی اس کی مرمت کا کام زور و شور سے جاری ہے-

اس مقبرے کو دیکھنے کے لئے لاکھوں سیاح ہر سال یہاں آتے ہیں اور اس خوبصورت عمارت کے ان مٹ نقوش ساتھ لے کر جاتے ہیں-

ایک مرتبہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے اپنے بچپن میں حضرت مسیح موعود سے کہا کہ میں جہانگیر کا مقبرہ دیکھنا چاہتا ہوں اس پر حضرت مسیح موعود نے فرمایا:-

"میاں تم جہانگیر کا مقبرہ دیکھنے کے لئے بے شک جاؤ لیکن اس کی قبر پر کھڑے نہ ہونا کیونکہ

باقی کالم 2 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

سال رواں تحریک جدید کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآہو جائیے

○ تحریک جدید کے سال رواں کے دس ماہ گذر چکے ہیں اس کی ذمہ داریوں سے جلد از جلد عہدہ برآہو کر نئے سال کی تیاری کریں۔ سیدنا حضرت فضل عمر کا ارشاد ہے۔ کہ

"خدا تعالیٰ سے کئے گئے وعدے پورے نہ کئے جائیں تو انسان کو اگلی نیکیوں کی بھی توفیق نہیں ملتی یہ کسی بندے سے معاملہ نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے ساتھ معاملہ ہے جو عالم الغیب ہے"

اللہ تعالیٰ ہر جماعت کو سال رواں کی ذمہ داریوں سے باحسن طور پر عہدہ براء ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

سانحہ ارتحال

○ مکرم امتہ الحفیظ صاحبہ زوجہ مکرم رانا منیر احمد خان صاحب 9/31 دارالعلوم شرقی ربوہ مورخہ 28۔ اگست 1998ء بروز جمعہ نماز فجر سے قبل وفات پا گئیں۔ نماز جمعہ کے بعد مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد نے جنازہ پڑھایا اور تدفین کے بعد مکرم رانا تصور احمد خان صاحب استاذ جامعہ احمدیہ نے دعا کرائی۔

موصوفہ مکرم جاوید احمد جاوید صاحب مربی سلسلہ کی خوش دامنہ اور مکرم عبدالسلام صاحب سابق (باڈی گارڈ) کی بھتیجی تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

○ مکرم سید منصور احمد صاحب ابن سید قاضی حبیب اللہ شاہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود مورخہ 98-8-19 بعمر 68 سال لاہور میں وفات پا گئے۔

جنازہ مغرب سے پہلے بیت الذکر دہلی گیٹ میں پڑھایا گیا۔ اور لاہور کے احمدیہ قبرستان میں دفن کیا گیا مرحوم پیدائشی احمدی تھے اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ عزیز وقاص احمد ابن مکرم بشارت احمد وحید صاحب ناصر آباد ربوہ عرصہ پانچ سال سے دماغی تشنج میں مبتلا ہے۔ کافی علاج معالجہ کے باوجود افاقہ کی صورت نظر نہیں آرہی۔

درخواست دعا

○ محترمہ صالحہ اختر صاحبہ (ہمشیرہ مکرم لئیق احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ انگلستان) بعارضہ قلب بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ مکرم میاں عبدالقیوم صاحب راولپنڈی کی اہلیہ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ کو راولپنڈی میں کار کے ایکسیڈنٹ کی وجہ سے مورخہ 98-8-29 کو شدید چوٹیں آئی ہیں اور وہ C.M.H راولپنڈی میں زیر علاج ہیں۔ ان کی بیٹی عزیزہ ندرت قیوم اور بہو مکرمہ طلعت صاحبہ کو بھی چوٹیں آئی ہیں۔

○ مکرم صبغت اللہ صاحب ایڈووکیٹ سیالکوٹ کی اہلیہ کا رسولی کا آپریشن متوقع ہے۔

○ محترم رحمت اللہ خان صاحب شاکر سابقہ رکن ادارہ الفضل ایک لمبے عرصے سے صاحب فراش ہیں۔

○ مکرم محمد جاوید صاحب بھٹی معلم وقف جدید ضلع بہاولپور تحصیل احمد پور شرقیہ کی والدہ گزشتہ تین چار ماہ سے گلے کے عوارض سے بیمار ہیں صحت کافی گر چکی ہے۔

ان سب کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ہفتہ شجرکاری

○ انصاراللہ مقامی ربوہ کے شعبہ ایثار کے تحت 4 (چار) ستمبر 1998ء تا 11 (گیارہ) ستمبر ہفتہ شجرکاری منانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ہر حلقہ تین صد سے لے کر پانچصد پودے لگائے - ایسے پودے لگائے جائیں جو کہ سایہ دار اور پھولدار ہوں۔ جیسے سکھ چین۔ نیم۔ شیشم۔ سفیدہ اور گلہڑ۔ بوگن بیلان۔ رات کی رانی۔ مارواہ۔ موتیا چنبیلی وغیرہ ہیں یہ ماحول میں خوبصورتی اور خوشبو دیتے ہیں۔ انصاراللہ ربوہ سے تعاون کی درخواست ہے۔

اسی طرح شعبہ ایثار کی طرف سے بے کاروں کے روزگار اور ملازمت کے لئے کوشش ہوتی رہتی ہے جس سے خدا کے فضل سے خاطر خواہ نتائج برآمد ہوئے ہیں ایسے احباب جو اپنے ادارے میں یا ذاتی طور پر ملازم رکھنا چاہتے ہیں۔ شعبہ ایثار انصاراللہ مقامی کو اپنی ضرورت سے مطلع فرمائیں۔ انشاء اللہ مناسب مخلص اور محنتی افراد کی فراہمی سے تعاون کیا جائے گا۔

امید ہے احباب اس سلسلہ میں تعاون فرما کر ممنون فرمائیں گے۔

(زعیم اعلیٰ انصاراللہ۔ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ایک بابرکت تحریک
بیوت الحمد سکیم

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی جاری فرمودہ پہلی تحریک بیوت الحمد سے اللہ کے فضل و کرم اور احسان سے سینکڑوں خاندان فیض یاب ہو چکے ہیں اور فیض یاب ہو رہے ہیں۔

(90) نوے مکانات پر مشتمل بیوت الحمد کالونی جس میں تمام بنیادی رہائشی سہولتیں مہیا کی گئی ہیں تعمیر ہو چکی ہے۔ اس خوبصورت و دلکش اور پرفضا کالونی میں 84 خاندان آباد ہو چکے ہیں۔ ابھی اس کالونی کے پہلے مرحلے میں دس مکانات تعمیر ہونا باقی ہیں۔

اسی طرح پاکستان کے مختلف شہروں میں رہنے والے ساڑھے تین صد سے زائد خاندانوں کو ان کے اپنے مکانوں کی مرمت اور توسیع کے لئے ایک خطیر رقم پیش کی جا چکی ہے اور ابھی بہت سے خاندان اپنے مکانوں کی مرمت و توسیع کے لئے مخیر حضرات کے تعاون کے منتظر ہیں۔

یہ تمام کام احباب جماعت کے تعاون کے ساتھ کیا جا سکتا ہے۔ کالونی کی تکمیل اور مستحق خاندانوں کے مکانات کی جزوی تعمیر کے لئے اس تحریک میں حسب استطاعت شمولیت فرماویں۔

اس تحریک میں شمولیت کے لئے جو رقم بھی آپ اپنی توفیق کے مطابق پیش کرنا چاہیں پیش کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام احباب کو توفیق عطا فرماوے کہ اس بابرکت تحریک میں حصہ لیں۔ آمین۔

(سیکرٹری بیوت الحمد سکیم)

ولادت

○ مکرم امین الرحمٰن صاحب مربی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 24۔ اگست 1998ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت "مدیحہ رحمٰن" عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم مکرم چوہدری منیر احمد صاحب آف راولپنڈی کی پوتی اور مکرم چوہدری مطیع الرحمٰن صاحب آف راولپنڈی کی نواسی ہیں۔ بچی وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ بچی کے نیک صالح خادم دین اور جماعت اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

○ مکرم نعیم احمد خان صاحب آف کراچی کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے تین بیٹیوں کے بعد دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود مکرم جمیل احمد خان صاحب آف کراچی کا پوتا اور مکرم شمس الحق خان صاحب آف کوئٹہ حال لاہور کا نواسہ ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں نومولود کی درازی عمر نیک اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

گمشدہ طلائی کانٹا

○ مورخہ 98-8-25 اور 98-8-26 کی درمیانی شب محترم مولوی عطاء اللہ خان صاحب درویش قادیان کی اہلیہ صاحبہ کا ایک طلائی کانٹا دارالنصر۔ دارالبرکات اور دارالضیافت میں کسی جگہ گر گیا ہے جن صاحب کو ملے مندرجہ ذیل ایڈریس پر پہنچا کر شکریہ کا موقعہ دیں۔

شیخ محمود احمد صاحب

4/3 دارالنصر غربی ربوہ فون 211962

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ضروری اعلان

○ جو قارئین ہاکر کے ذریعے الفضل حاصل کرتے ہیں۔ ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ بل اخبار ماہ اگست 1998ء مبلغ 62.50 روپے بنتا ہے براہ کرم جلد ادا کر کے ممنون فرمائیں۔

(مینیجر)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان داخلہ ایم ایڈ

○ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور نے ایم ایڈ ایوننگ کلاسز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

تعلیمی قابلیت:۔ کم از بی ایڈ سیکنڈ ڈویژن

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 9۔ ستمبر 1998ء مقرر ہے۔

(نظارت تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

تلاش گمشدہ

○ عزیز زاہد احمد عرف منا۔ گذشتہ سوموار سے گھر سے لاپتہ ہے بچے کی عمر پندرہ سال قد تقریباً 5 فٹ جسم پتلا رنگ گندمی ہلکے گلابی رنگ کی شلوار قمیص اور پاؤں میں پلاسٹک کی چپل پہنے ہوئے ہے دماغی طور پر بہت سادہ ہے۔ بچے کا باپ راجہ ناصر احمد روزگار کے سلسلے میں بیرون ملک مقیم ہے۔ جس کو ملے یا اس کا علم ہو تو درج ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔

مرزا غلام رسول

13/1 دارالبرکات ربوہ

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 31-اگست-گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 26 سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 37 سنٹی گریڈ
یکم- ستمبر غروب آفتاب 6-35
2- ستمبر طلوع آفتاب 5-42

عالمی خبریں

امریکہ نے کروز میزائیلوں کی تیاری بند کر دی ہے۔ افغانستان پر کروز میزائیلوں کے حملے کے دوران 60 میں سے 15 میزائیل اپنے ٹھکانے تک پہنچے ہی نہیں اور پاکستانی علاقوں میں گر گئے۔ میزائیلوں کی ناقص کارکردگی سے امریکی دفاعی حلقوں میں تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے۔ امریکی اخبار واشنگٹن پوسٹ نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ اب نئی قسم کے ٹیکنیکل کروز میزائیل تیار کئے جائیں گے۔

پاکستان میں متعین افغانی سفیر نے کہا ہے کہ ایرانی قیدیوں کی رہائی ہمارا اور ایران کا معاملہ ہے۔ تیسرا ملک اپنا کردار ادا کرنے سے باز رہے۔ ہم نے سفارت کاروں کو نہیں پکڑا۔ انہوں نے کہا کہ ایرانی فوجی مشقوں سے کوئی خطرہ نہیں۔ قیدیوں کی رہائی کے لئے مذاکرات پر تیار ہیں۔ ایران اپنا اعلیٰ سطحی وفد کابل بھیجے۔ اقوام متحدہ اور انسانی حقوق کی تنظیموں کی امریکی حملہ پر خاموشی تعجب انگیز ہے۔

عرب لیگ نے لیبیا اور امریکہ میں مصالحت کی کوششیں شروع کر دی ہیں لاکربی معاملے کے متعلق لیبیا کے اعتراضات دور کرنے کے لئے قاہرہ میں امریکہ اور برطانیہ کے سفارت کاروں اور کوفی عنان سے عرب لیگ کے سیکریٹری جنرل عصمت عبدالمجید نے مذاکرات کئے۔

روس کے صدر یلسن کے اختیارات میں کمی کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ روسی پارلیمنٹ 'سیاسی رہنماؤں اور حکومت نے ایک سمجھوتے کے تحت کابینہ کی تشکیل اور برطرفی کا اختیار پارلیمنٹ کو دینے کی منظوری دے دی ہے۔ اس معاہدے کے تحت ایک ایسا کمیشن قائم کیا جائے گا جو روسی آئین پر نظر ثانی اور معاشی بحران کے خاتمہ کے لئے موثر اقدامات کرے گا۔

آسٹریلیا میں پارلیمنٹ کو تحلیل کر دیا گیا ہے۔ قبل از وقت انتخابات 3- اکتوبر کو ہوں گے۔ ابھی انتخابات کی مدت میں 7 ماہ باقی تھے۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ وزیراعظم ہاورڈ نے وقت سے پہلے الیکشن کا اعلان کر کے اپنی زندگی کا سب سے بڑا جوا کھیلا ہے۔

ڈھاکے میں سیلاب سے غیر ملکی سفارت خانے ڈوب گئے بنگلہ دیش میں حالیہ سیلاب کو اس ملک کی تاریخ کا بدترین سیلاب قرار دیا جا رہا ہے۔

بھارتی فوج کے سربراہ جنرل وی پی ملک نے طالبان کو بھارت سمیت ہمسایہ ممالک کے لئے خطرے کی گھنٹی قرار دیا ہے۔

دنیا بھر میں عالمی پولیس انٹرپول کو مطلوب افراد کی اکثریت کا تعلق یورپی ممالک سے ہے۔

برطانیہ میں مقیم مسلم تنظیموں کے کارکنوں اور حامیوں کے خلاف مقدمات قائم کر کے انہیں سزائیں دینے اور زیر زمین سازشوں کے خلاف حکومتی کارروائیوں کو تحفظ دینے کے لئے برطانوی پارلیمنٹ میں چند دنوں میں ایک قانون پیش کیا جا رہا ہے۔

کانگو میں انگولا اور زمبابوے کی افواج نے باغیوں کا صفایا کرنا شروع کر دیا ہے۔ کنساشا میں سرکاری فوجی فرار ہونے والے ان باغیوں کا تعاقب کر رہے ہیں جو دارالحکومت کے بیشتر علاقوں میں گھس آئے تھے۔

ایران کے صدر خاتمی نے کہا ہے کہ ہم طالبان کو ایرانی افواج کا مقابل نہیں سمجھتے۔ ایرانی فوجی مشقوں کا افغانستان میں تیزی سے بدلتی ہوئی صورت حال سے کوئی تعلق نہیں۔ ایک ایرانی جرنیل نے کہا کہ ہم طالبان کو اس قابل نہیں سمجھتے کہ وہ ایرانی افواج کا مقابلہ کر سکیں۔

بھارتی وزیراعظم اٹل بہاری واجپائی نے کہا ہے کہ ہم پاکستان میں نفاذ شریعت کو نظرانداز نہیں کر سکتے۔ اس کا اثر افغانستان اور دوسرے ایشیائی ممالک پر بھی پڑے گا۔ انہوں نے نفاذ شریعت کے قانون پر تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ بھارت سمیت کوئی بھی ملک اپنے ہمسایہ کی اس قسم کی مذہبی انتہاپسندی کے فروغ کا خیر مقدم نہیں کر سکتا دنیا جب اکیسویں صدی میں داخل ہو رہی ہے تو ایسے اقدام سے تشویش ہونا لازمی ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں

وزیراعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ پاکستان بنیاد پرست نہیں بلکہ حقیقی اسلامی ریاست بن کر ابھرے گا۔ قرآن و سنت کو سپریم لاء بنانے کا قانون ابتداء ہے۔ اسلامی معاشرے کے قیام کے لئے ہر کام کروں گا۔ مسلم لیگی کارکن حکومت کے ہاتھ مضبوط کریں اور قرآن و سنت سے گھبرا کر بولنے والوں کا پروپیگنڈہ مسترد کر دیں۔ نفاذ شریعت کے اعلان سے اسلام کے مخالفوں پر خوف طاری ہے۔ وہ ملک میں اسلام نہیں چاہتے۔ عوام خوشحالی اور نظام کی بہتری کے لئے مخالفین کا بائیکاٹ کریں۔

وزیراعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ ہم نفاذ شریعت پر کسی دباؤ میں نہیں آئیں گے۔ سٹینڈنگ کمیٹی سے منظوری کے بعد باقی مراحل بھی جلد طے کر لئے جائیں گے۔ قوم بل کے مخالف عناصر کے پروپیگنڈے کی پرواہ نہ کرے۔

وفاقی وزراء نے کہا ہے کہ شریعت بل پر واجپائی کی تنقید پیپلز پارٹی کے پروپیگنڈہ کی تائید ہے۔ چوہدری شجاعت حسین نے کہا کہ اسلام امن و امان کا علم بردار ہے بھارت کو خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ یاسین وٹو نے کہا کہ شریعت بل کی منظوری سے آئین کی بجائے قرآن و سنت سپریم لاء ہو گا۔ جنرل مجید ملک نے کہا کہ ایٹمی دھماکوں کی طرح یہ بھی ایک اعزاز ہے جو مسلم لیگ کو ملا۔

وزیر اطلاعات مشاہد حسین سید نے کہا کہ بھارتی وزیراعظم کو اسلامی قوانین کا مذاق اڑانے کا حق نہیں انہوں نے دنیا بھر کے مسلمانوں کے جذبات مجروح کئے ہیں۔

محترمہ بے نظیر بھٹو نے شریعت بل کے خلاف تحریک چلانے کا اعلان کر دیا ہے۔ انہوں نے ملک بھر میں آئینی ترمیم کے خلاف مظاہروں کی ہدایت کر دی ہے۔ اور کہا ہے کہ نواز شریف نے بندے اور خدا کے درمیان حائل ہونے کی کوشش کی ہے ان کے خلاف توہین رسالت کی تحت کارروائی ہونی چاہئے۔

نواز شریف کے خلاف لانگ مارچ بھی کیا جا سکتا ہے۔ مگر شاید اب اس کی ضرورت نہ پڑے کیونکہ نواز شریف جلد جانے والے ہیں لاہور میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے بے نظیر بھٹو نے کہا کہ بطور مسلمان اس ترمیم کی مخالفت ہم سب پر فرض ہے۔

امریکی اخبار نیویارک ٹائمز نے کہا ہے کہ نواز شریف پاکستان میں طالبان کی طرز کا نظام لانا چاہتے ہیں۔ آئینی ترمیم سے لوگوں کی بعض آزادیاں ختم ہو جائیں گی۔ خواتین کی حالت افغانستان جیسی ہو گی۔ وزیراعظم کو پارلیمنٹ میں 15ویں ترمیم منظور کرانے میں ناکامی بھی ہو سکتی ہے۔

شریعت بل پر مولوی ضیاء القاسمی نے کہا کہ یہ کرسی بچاؤ مہم کا حصہ ہے۔ جماعت اسلامی کے منور حسن نے کہا کہ عوامی بیداری سے خائف حکمرانوں نے اس ذریعے سے اقتدار بچانے کی ناکام کوشش کی ہے۔ حافظ ادریس نے کہا کہ پندرہویں ترمیم دھوکے کے سوا کچھ نہیں۔ پیپلز پارٹی کا کہنا ہے کہ اسلام کے نفاذ میں نہ ضیاء الحق سنجیدہ تھا اور نہ اس کی باقیات۔ مولوی ارشادالحق تھانوی نے کہا کہ شریعت بل کی مخالفت کرنے والوں کی منزل اسلام نہیں اسلام آباد ہے۔ عوام کا پرانا مطالبہ پورا کر دیا گیا ہے۔

پیپلز پارٹی ایم کیو ایم اور اقلیتوں نے آئینی بل مسترد کر دیا اور سٹینڈنگ کمیٹی کے اجلاس کا بائیکاٹ کر دیا۔ اقلیتی اور پیپلز پارٹی کے ارکان نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ حکومت ایسے اختیارات حاصل کرنا چاہتی ہے کہ اگر آرمی چیف اور چیف جسٹس اختلاف کریں تو انہیں برطرف کیا جا سکے۔ آئین کا بنیادی ڈھانچہ تبدیل کر کے جماعتی آمریت قائم کی جائے گی۔ اقلیتیں غیر محفوظ ہو جائیں گی۔

بے نظیر بھٹو کے وکیل بابر اعوان کو ڈکیتی کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا یہ مقدمہ راولپنڈی کے ایک اخبار کے ایڈیٹر افتخار عادل کی شکایت پر درج ہوا۔ گرفتاری کی خبر سے کچہری میں کام بند ہو گیا۔ درجنوں وکلاء تھانے پہنچ گئے۔ ڈی سی آفس کا گھیراؤ کیا گیا۔

کراچی میں ایم کیو ایم کے سیکٹر انچارج سمیت 7- افراد ہلاک اور 83 زخمی ہو گئے۔

اوکاڑہ میں ایم پی اے اور واپڈا کے ایکسین میں تصادم سے 10- افراد زخمی ہو گئے۔

تحریک انصاف کے عمران خان نے کہا ہے کہ قوم نواز شریف کا نفاذ اسلام قبول نہیں کرتی کیا موجودہ پولیس سے شریعت نافذ کرائیں گے۔ ٹیکس چور اور بینکوں کے نادہندہ افراد سزائیں دیں گے۔

اپنی رقم کا صحیح نعم البدل پلاٹ یا مکان کی صورت میں پایئے رابطہ کیلئے
کہکشاں پراپرٹی سنٹر نزد جلسہ گاہ جدید ربوہ فون: 211842

حضرت حکیم نظام جان کا چشمہ فیض
مشہور دواخانہ
مطب حمید
کا ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
• ہر ماہ 7-6-5 تاریخ اقصیٰ چوک ربوہ کوٹھی دارالاسلام غربی ربوہ ☎ 212855 212755
• ہر ماہ 12-11-10 تاریخ 741 ہال روڈ کالج نزد ظہور الٰہی اسٹیڈیم سیدپور روڈ راولپنڈی ☎ 415846
• ہر ماہ 17-16-15 تاریخ 9 ہوٹل مفتی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ فیصل آباد روڈ سرگودھا ☎: 214338
• ہر ماہ 23-22-21 تاریخ محمود آباد نمبر 3 نزد پوسٹ آفس کراچی نمبر 44 ☎ 5889743
• ہر ماہ 27-26-25 تاریخ حضوری باغ روڈ پرانی کوتوالی ملتان ☎ 542502
باقی دنوں میں مشورہ کے خواہشمند اس جگہ تشریف لائیں
مطب حمید
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
FAX: 219065 ☎: 291024